شعبۂ بینکاری نے 2021ء میں مضبوط نمو کی رفتار کو برقرار رکھا۔ سرمایہ کاری کے علاوہ قرضوں نے بیلنس شیٹ کی توسیع میں نمایاں کردار ادا کیا۔ شعبے کی آمدنی کی رفتار مستحکم رہی۔ تموین کے کم اخراجات اور فیس پر مبنی آمدنی کی بحالی نے حتمی بیلنس شیٹ کو سہارا دیا جبکہ خالص سودی آمدنی میں اضافہ کم شرح سود کے ماحول کی وجہ سے معتدل رہا۔ ڈپازٹس کی وافر آمد اور بینکوں کی تحویل میں سیال اثاثوں کی فراوانی کے سبب شعبے کی سیالیت کا خاکہ اطمینان بخش رہا۔ اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے قرض گیروں کی قرض واپس کرنے کی بہتر صلاحیت کی بدولت نمایاں بہتری کے عکاس ہیں، جنہیں بہتر بنانے میں کارپوریٹ شعبے کی متاثر کن آمدنی سے بھی تقویت ملی۔ مارکیٹ اور آپریشنل خطرات کے محرکات بھی حوصلہ افزا رہے۔ قرض دینے اور کاروباری سرگرمیوں میں مضبوط توسیع کی وجہ سے شرح کفایت سرمایہ میں اعتدال کے باوجود بینکاری کے شعبے نے شدید لیکن معقول کلی معاشی دھچکوں سے غیر متوقع نقصانات کے خلاف کافی لچک دکھائی ہے۔

شعبۂ بینکاری نے 2021ء میں مضبوط نمو کی رفتار برقرار رکھی جبکہ اس کے مجموعی خطرے کا خاکہ تسلی بخش رہا۔۔۔

بینکوں کے اثاثوں کی بنیاد 2021ء کے دوران 19.6 فیصد کے اضافے سے 30 ٹریلین روپے ہوگئی (2020ء میں 14.2 فیصد نمو)۔ سال کی حوصلہ افزا پیش رفت قرضوں میں زبردست اضافہ تھا۔[39] سرمایہ کاری کو بدستور بینکوں کے اثاثوں کی اساس کے اہم جزو (48.4 فیصد حصے کے ساتھ) اور بیلنس شیٹ میں توسیع[40] کے بنیادی محرک کی حیثیت حاصل رہی، تاہم سال 2021ء میں سرمایہ کاری کی نمو میں سست رفتاری دیکھی گئی (**چارٹ 3.1**)۔

چارٹ 3.1: بینکوں کے اثاثوں اور واجبات کے اجزائے ترکیبی (بہاؤ)

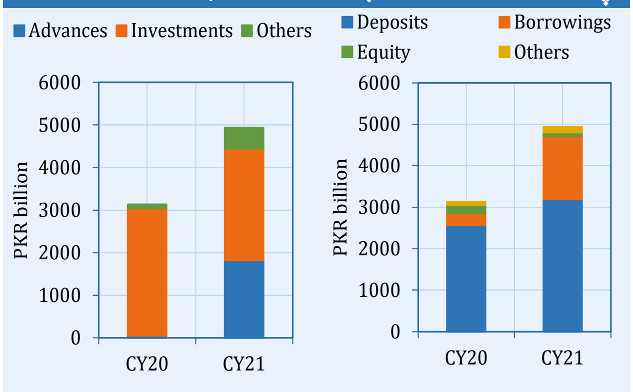

Source: SBP

بینکوں کے اثاثوں کی مضبوط توسیع میں ڈپازٹس اور قرض گیری دونوں نے اہم کردار ادا کیا۔ بینکاری صنعت کے ڈپازٹس میں 17.3 فیصد اضافہ ہوا جو پچھلے سال ہونے والی 16.1 فیصد نمو سے زیادہ ہے۔ زیر جائزہ سال کے دوران قرضوں میں 47.3 فیصد کی مضبوط نمو درج کی گئی جو کہ 2020ء کے 9.7 فیصد اضافے کے مقابلے میں بلند ہے۔[41] صحت مند بیلنس شیٹ کے محرکات کے علاوہ 2021ء کے دوران غیر فعال قرضوں میں سست نمو سے بینکاری کے شعبے کے استحکام کو تقویت ملی۔ غیر فعال قرضوں کی نمو گر کر 3.8 فیصد پر آ گئی، جبکہ پچھلے سال میں 8.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ نتیجتاً، خام غیر فعال قرضوں کا تناسب دسمبر 21 کے آخر تک گھٹ کر 7.9 فیصد رہ گیا، جو ایک سال پہلے 9.2 فیصد تھا۔

بینکاری کے شعبے کی بعد از ٹیکس آمدنی 2021ء میں 8.3 فیصد کی معقول رفتار سے بڑھی۔ کم خالص سودی آمدنی اور غیر سودی اخراجات میں اضافے کے باوجود، تموین کے اخراجات میں نمایاں کمی اور غیر سودی آمدنی میں بہتری نے منافع کو سہارا دیا۔

اگرچہ شرح کفایت سرمایہ آخر دسمبر 2021ء تک کم ہو کر 16.7 فیصد ہو گیا جو ایک سال پہلے 18.6 فیصد تھا، لیکن ادائیگی قرض کی صلاحیت اب بھی مضبوط ہے کیونکہ 11.5 فیصد اور 10.5 فیصد کی درج شدہ شرح کفایت سرمایہ بالترتیب کم از کم ملکی اور عالمی ضوابطی ضروریات سے کافی زیادہ تھی۔

حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ بینکاری کے شعبے نے مسلسل بازل سیالیت کے تناسبات کو برقرار رکھا—جیسے سیالیت کی کوریج کا تناسب اور خالص مستحکم فنڈنگ تناسب—جو 2021ء کی مطلوبہ سطح سے بہت زیادہ تھا۔ نظر ثانی شدہ سال کے دوران بینکوں کے باہمی ربط میں قدرے اضافے سے سیالیت کی طلب بڑھ گئی۔

مذکورہ صورت حال کے پیش نظر خطرے کے مجموعی خاکے سے پتہ چلتا ہے کہ 2021ء کے دوران شعبۂ بینکاری کا استحکام برقرار رہا اور بینک مستقبل میں دباؤ کے دشوار منظر ناموں کا مقابلہ کرنے کی اچھی پوزیشن میں ہیں (**چارٹ 3.2**)۔

[39] قرضے (تموین کا خالص) 2021ء کے دوران کل اثاثوں کے 37 فیصد بہاؤ کو ظاہر کرتے ہیں۔

[40] سرمایہ کاری (تموین کا خالص) 2021ء کے دوران کل اثاثوں کے 53 فیصد بہاؤ کو ظاہر کرتے ہیں۔

[41] 2021ء میں ڈپازٹس اور قرض گیری میں بالترتیب 3.20 ٹریلین روپے اور 1.52 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا۔

چارٹ 3.2 : بینکاری شعبے کے استحکام کا نقشہ

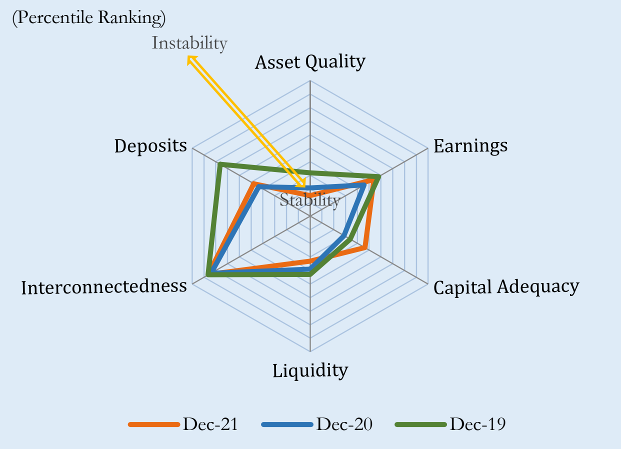

Source: SBP

> اثاثوں کی بنیاد میں نمو کو خصوصاً نجی شعبے کے قرضوں کی بحالی سے مدد ملی ، جو معاشی سرگرمیوں میں تیزی اور اسٹیٹ بینک کے معاون اقدامات کا نتیجہ تھی ---

نجی شعبے کے قرضے: پچھلے دو برسوں میں کمزور توسیع کے بعد 2021ء میں 21.5 فیصد (2020ء میں 3.4 فیصد نمو) کی مضبوط بحالی دیکھی گئی۔ زیر جائزہ سال کی نمو پچھلے پانچ برسوں میں سب سے زیادہ تھی۔ حوصلہ افزابات یہ ہے کہ معاشی شعبوں (**چارٹ 3.3**) میں قرضوں کا استعمال وسیع البنیاد تھا۔ خصوصاً، ٹیکسٹائل، توانائی، زرعی کاروبار، تھوک

چارٹ 3.3 : نجی شعبے کے قرضوں کا شعبہ وار بہاؤ

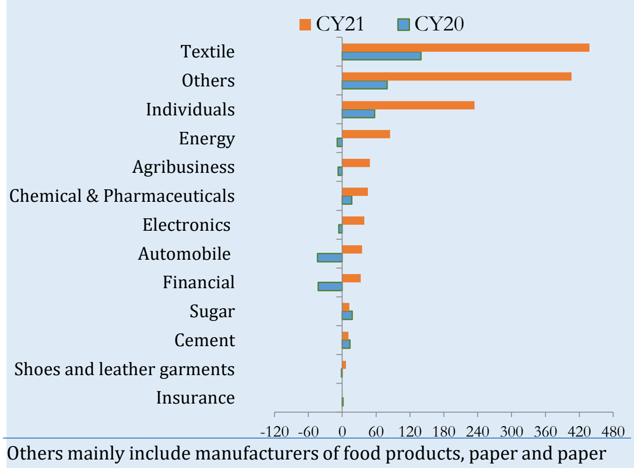

Others mainly include manufacturers of food products, paper and paper products, coke and refined petroleum products basic metals, construction,

اور خردہ تجارت، اور تعمیرات کے شعبوں کے ساتھ ساتھ صارفین نے قرضوں کا بڑا حصہ حاصل کیا۔

قرضوں کی بحالی میں کئی عوامل نے کردار ادا کیا جیسے معاشی سرگرمی[42] کی مسلسل مضبوطی، کم شرح سود کا ماحول، خام مال کی بلند قیمتیں،[43] عارضی معاشی ری فنانس سہولت (ٹی ای آر ایف) کی ادائیگیاں، اور فنانسنگ کی طلب پر اس اسکیم کے اثرات۔

مزید بر آں، شعبہ وار تجزیے سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ لاگت کے دباؤ[44] کے علاوہ ٹیکسٹائل کے شعبے کی طرف سے خاطر خواہ فنانسنگ (2021ء میں 438 ارب روپے بمقابلہ 2020ء میں 140 ارب روپے) مضبوط بر آمدی کارکردگی[45] کے ساتھ ساتھ پیداواری صلاحیت میں توسیع / توازن، جدت طرازی اور تبدیلی کی وجہ سے تھی۔ زرعی کاروباری قرضوں میں بھی 49 ارب روپے کا اضافہ ہوا (2020ء میں 7 ارب روپے کی کمی کے برعکس) جو بنیادی طور پر خام مال کی بلند قیمتوں کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔

توانائی کے شعبے کے قرضوں میں 2020ء میں 9 ارب روپے کے سکڑاؤ کے مقابلے میں 85 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ زیادہ تر اضافی فنانسنگ طویل مدتی نوعیت کی تھی، جو بنیادی طور پر کوئلے اور ہوا سے توانائی کے منصوبوں کے لیے حاصل کی گئی تھی۔ تاہم، سیمنٹ کے شعبے نے زیر جائزہ مدت کے دوران کم قرضے حاصل کیے (2021ء میں 11 ارب روپے کے مقابلے میں 2020ء میں 14 ارب روپے)۔ اس کا سبب بلند فروخت اور قیمتوں کے نتیجے میں سیمنٹ کی صنعت کے نقد بہاؤ میں بہتری تھی۔[46] نتیجتاً، سیمنٹ کے شعبے میں قرض کی طلب نسبتاً کم رہی۔

جزوار قرضوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ کارپوریٹ کے شعبے نے 2021ء کے دوران طویل مدتی اور قلیل مدتی قرضوں (جاری اور تجارتی قرضوں) دونوں سے فائدہ اٹھایا۔ 2021[47]ء کے دوران طویل مدتی قرضوں میں نمایاں اضافہ ٹی ای آر ایف اور ایل ٹی ایف ایف جیسی دیگر ری فنانسنگ اسکیموں کے تحت ادائیگیوں کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔ جاری سرمائے اور تجارتی قرضوں کی بلند سطح مضبوط معاشی سرگرمی اور لاگت کے دباؤ کے ساتھ ساتھ قرضوں کی طلب پر ٹی ای آر ایف کی تقسیم کے وسیع اثرات کی وجہ سے تھی۔

[42] اوسطاً، 2020ء میں 9.2- فیصد کے مقابلے میں 2021ء میں ایل ایس ایم کی سال بسال نمو 17.3 فیصد تھی۔ نیز، کاروباری اعتماد کا اشاریہ پورے 2021ء کے دوران گرین زون میں رہا۔

[43] تھوک قیمت اشاریے میں اوسطاً 2021ء میں 18.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ 2020ء میں یہ 6.0 فیصد بڑھا تھا۔

[44] ملکی کپاس کی قیمتوں میں 2021ء میں 46.5 فیصد اضافہ ہوا۔

[45] 2021ء میں ٹیکسٹائل بر آمدات میں 32.4 فیصد (اسٹیٹ بینک ڈیٹا کے مطابق) اضافہ ہوا۔

[46] 2021ء کے دوران سیمنٹ کی صنعت کی مجموعی ترسیلات میں 8.8 فیصد اضافہ ہوا۔ مزید بر آں، سیمنٹ کی قیمتوں میں 18.0 فیصد (سال بسال) اضافہ ہوا۔

[47] 2021ء میں معین سرمایہ کاری قرضوں، جاری سرمائے اور تجارتی قرضوں میں بالترتیب 365 ارب روپے، 363 ارب روپے، 322 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔

اس کے علاوہ، ایس ایم ایز کو قرضے 59 ارب روپے کے اضافے سے 511 ارب روپے تک پہنچ گئے (2020ء میں 20 ارب روپے کے سکڑاؤ کے مقابلے میں)۔ 2021ء کے دوران ایس ایم ایز کے قرضوں کا بنیادی محرک جاری سرمایہ (38 ارب روپے) اور معین سرمایہ کاری قرضے (20 ارب روپے) تھے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایس ایم ایز کو قرضے 2021ء کی آخری سہ ماہی میں بحال ہوئے، جو قرضوں کی طلب میں موسمی اضافے کے اثرات کو جزوی طور پر ظاہر کرتا ہے۔ ایس ایم ای قرضوں کی اہمیت اور بینکوں کے قرضہ جزدان میں اس کے کم حصے (5 فیصد) کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے اگست 2021ء[48] میں ایس ایم ای آسان فنانس اسکیم (ایس اے اے ایف) متعارف کرائی۔ اسکیم کے تحت اسٹیٹ بینک، بینکوں کو میعادی بنیاد پر قرضے مہیا کرتا ہے، جسے بینک ایس ایم ایز کو قرضے دینے میں استعمال کرتے ہیں، اور اس کا مقصد ایس ایم ایز کو بینکوں سے قرضوں کے حصول میں درپیش مشکلات پر قابو پانا ہے۔[49]

صارفی قرضوں میں مضبوط اضافہ ہوا (2021ء میں 184 ارب روپے کی نسبت 2020ء میں 63 ارب روپے)۔ صارفی قرضوں میں تقریباً 82 فیصد اضافہ گاڑیوں اور رہن قرضوں کے ذریعے ہوا جو کم شرح سود کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے، جو 2021ء کے بیشتر حصے میں نچلی سطح پر رہا، گاڑیوں کی مارکیٹ میں نئی کمپنیوں کی آمد کی وجہ سے صارفین کے لیے وسیع تر انتخاب کی دستیابی اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے بینکوں کو مکانات اور تعمیرات کے لیے قرضوں کے لازمی اہداف مقرر کرنا شامل ہیں۔ تاہم، بیرونی کھاتے کی بڑھتی ہوئی کمزوریوں کے تناظر میں اسٹیٹ بینک نے ستمبر 2021ء میں گاڑیوں کے قرضوں کو معتدل کرنے کے لیے کلی فراستی پالیسی اقدامات کیے۔ نتیجتاً 2021ء کی چوتھی سہ ماہی میں گاڑیوں کے قرضوں کی رفتار سست ہوگئی۔

تاہم ، سرمایہ کاری کی رفتار سست رہی ---

بینکوں کی سرمایہ کاریوں میں 22.0 فیصد اضافہ ہوا جو گزشتہ سال ہونے والی 33.5 فیصد کی ریکارڈ نمو سے خاصا کم ہے۔ کمی کے باوجود بینکوں کے اثاثوں میں سرمایہ کاری کا حصہ 21 دسمبر کے آخر تک بڑھ کر 48.4 فیصد ہوگیا جو ایک سال پہلے 47.5 فیصد تھا۔ 2021ء کے دوران کل سرمایہ کاری کا 90 فیصد سے زیادہ وفاقی حکومت کے تمسکات میں مختص کیا گیا۔

مزید جانچ پڑتال سے پتہ چلتا ہے کہ سرمایہ کاری میں بنیادی طور پر پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز)[50] میں اضافہ ہوا جبکہ ایم ٹی بیز کا اسٹاک زیر جائزہ سال کے دوران کمزور رہا (**دیکھیے باب 2**)۔[51] یہ قرضوں کی عرصیت کے خاکے کو بہتر بنانے کے لیے حکومت کی مسلسل کوششوں کے ساتھ ساتھ بینکوں کی اس حکمت عملی کی عکاسی کرتا ہے کہ وہ شرح سود کے بدلتے ہوئے منظرنامے میں اپنی سرمایہ کاریوں کے بہترین جزدانی آمیزے کو برقرار رکھ سکیں۔ اس کا اندازہ مجموعی سرمایہ کاری میں ایم ٹی بیز کے مسلسل بڑھتے ہوئے حصے سے لگایا جاسکتا ہے، جبکہ پی آئی بیز میں بتدریج اضافہ دیکھا گیا۔[52] پچھلے 5 برسوں میں ایم ٹی بی سرمایہ کاری میں قابل ذکر اضافہ آخری بار 2017ء میں دیکھا گیا تھا (**چارٹ 3.4**)۔

چارٹ 3.4 : ایم ٹی بی اور پی آئی بی میں سرمایہ کاریوں کا بہاؤ

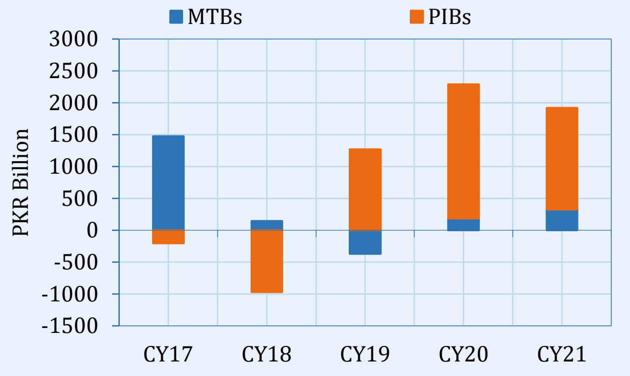

Source: SBP

ڈپازٹس جمع کرنے میں تیزی نے بیلنس شیٹ کی توسیع میں ضروری مدد فراہم کی ---

شعبۂ بینکاری نے تین ٹریلین روپے مالیت کے ڈپازٹس جمع کیے (2020ء میں 2.6 ٹریلین روپے) جس سے 2021ء میں 17.3 فیصد سال بسال نمو حاصل ہوئی۔ معین اور (بلا منافع) جاری کھاتوں کے صارفین کے ڈپازٹس میں رقوم کی قدرے بلند آمد دیکھی گئی۔ (**چارٹ 3.5**)۔

ڈپازٹس کی مضبوط نمو میں متعدد عوامل نے کردار ادا کیا، جن میں اقتصادی سرگرمی کی بحالی، ملکی ترسیلات زر کی بلند سطح[53] اور آر ڈی اے میں استحکام،[54] بینکاری لین دین کے

[48] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 09 برائے 2021ء۔

[49] 2021ء کی چوتھی سہ ماہی میں گاڑیوں کے قرضوں کی نمو گھٹ کر 5.0 فیصد رہ گئی جو 2021ء کی تیسری سہ ماہی میں 8.8 فیصد تھی۔

[50] پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز میں کل سرمایہ کاری کا تقریباً 55 فیصد رواں شرح کے زمرے سے متعلق ہے۔

[51] پی آئی بیز اور ایم ٹی بیز میں بالترتیب 1.60 ٹریلین روپے اور 327 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی گئی۔

[52] کل سرمایہ کاری میں ایم ٹی بیز کا حصہ دسمبر 2021ء کے آخر میں 52.3 فیصد سے کم ہو کر 33.4 فیصد رہ گیا۔ اس کے برعکس، پی آئی بیز کا حصہ دسمبر 2021ء کے آخر تک بڑھ کر 47.8 فیصد ہوگیا جو دسمبر 2017ء کے آخر میں 34.1 فیصد تھا۔

[53] 2021ء میں کارکنوں کی ترسیلات زر 31 ارب امریکی ڈالر رہیں جبکہ 2020ء میں 26 ارب ڈالر تھیں۔

[54] آر ڈی اے میں رقوم کی آمد دسمبر 2021ء کے آخر تک بڑھ کر 3,160 ملین امریکی ڈالر تک پہنچ گئی جو دسمبر 2020ء کے آخر میں صرف 250 ملین ڈالر تھیں۔

لیے ڈیجیٹل ذرائع کے استعمال میں اضافہ اور سخت زری پالیسی کی وجہ سے شرح منافع کا بڑھنا[55] شامل ہیں۔ نیز، برانچ نیٹ ورک میں توسیع بھی ڈپازٹس کی نمو کو برقرار رکھنے میں ایک اہم عنصر معلوم ہوتی ہے (2021ء میں 350 جب کہ 2020ء میں 230 برانچیں کھولی گئیں)۔

چارٹ 3.5: صارفی قرضوں کا بہاؤ

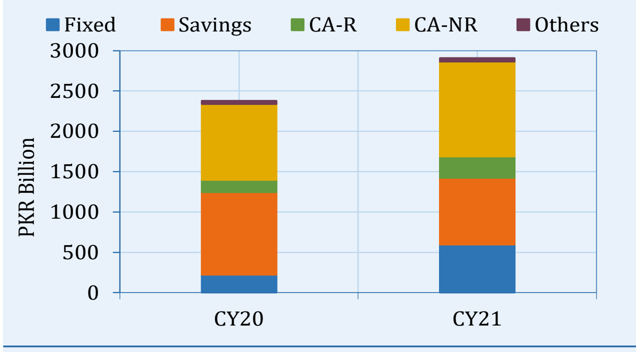

Source: SBP

بینکوں نے قرض گیری پر خاصا انحصار کیا۔۔

2021ء کے دوران بینکوں کے قرضوں میں 1.5 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا جو بیلنس شیٹ کی توسیع میں مدد کے لیے درکار ضروری فنڈنگ کی عکاسی کرتا ہے۔ 50 فیصد سے زیادہ قرضے اسٹیٹ بینک سے متعلق تھے۔ ریپو اور بازار زر کے سودوں (او ایم او) سے قرضوں کے علاوہ اسٹیٹ بینک سے بڑھتے ہوئے قرضے ٹی ای آر ایف فنڈنگ کے اثرات کو ظاہر کرتے ہیں۔

بینکوں کی آمدنی میں بتدریج اضافہ دیکھا گیا۔۔۔

بینکاری کے شعبے کی بعد از ٹیکس آمدنی میں 2021ء میں 8.3 فیصد کی معقول رفتار سے اضافہ ہوا۔ اگرچہ کم شرح سود نے خالص سودی آمدنی کو محدود کر دیا، تاہم تموین کے اخراجات میں تیزی سے کمی اور فیس اور زرمبادلہ آمدنی میں متاثر کن اضافے، معاشی سرگرمیوں اور بیرونی تجارتی کاروبار میں بحالی نے منافع کو سہارا دیا۔ شرح اور حجم میں فرق کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ کم شرح سود نے قرضوں اور سرمایہ کاری دونوں کی سودی آمدنی پر منفی اثر ڈالا جبکہ آمدنی میں اضافہ صرف حجم کی وجہ سے ہوا ہے (**چارٹ 3.6 الف اور ب**)۔

اس کے علاوہ، 2021ء میں غیر سودی آمدنی کی رفتار بھی سست ہو گئی۔ یہ سست روی بنیادی طور پر حکومتی تمسکات کی فروخت پر خالص فوائد میں کمی کی وجہ سے تھی جو شرح سود میں اضافے کے نتیجے میں ہوئی تھی۔ 2021ء میں اس نوعیت کا فائدہ صرف 9 ارب روپے رہ گیا جبکہ 2020ء میں یہ 45 ارب روپے تھا۔ بہر حال، فیس اور زرمبادلہ آمدنی میں متاثر کن اضافے نے زیر جائزہ سال میں غیر مارک اپ آمدنی کو خاطر خواہ تقویت فراہم کی۔

توسیع کی سرگرمیوں کے دوبارہ شروع ہونے کے نتیجے میں انتظامی اخراجات میں بھی اضافہ ہو گیا جو گزشتہ سال وبا کی وجہ سے رک گئے تھے، تاہم غیر فعال قرضوں کی نمو کی سست رفتاری کے سبب تموین کے اخراجات میں کمی (2021ء میں 50 ارب روپے بمقابلہ 2020ء میں 123 ارب روپے) سے منافع کو تقویت حاصل ہوئی۔

چارٹ 3.6 الف: قرضوں پر آمدنی۔ نرخ بمقابلہ حجم کا اثر

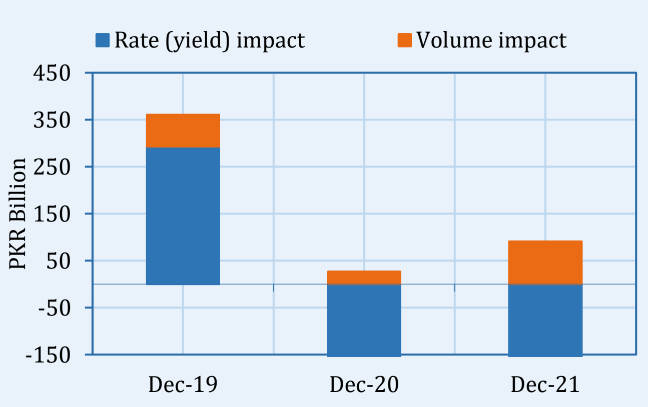

Source: SBP

چارٹ 3.6 ب: سرمایہ کاریوں پر آمدنی۔ نرخ بمقابلہ حجم کا اثر

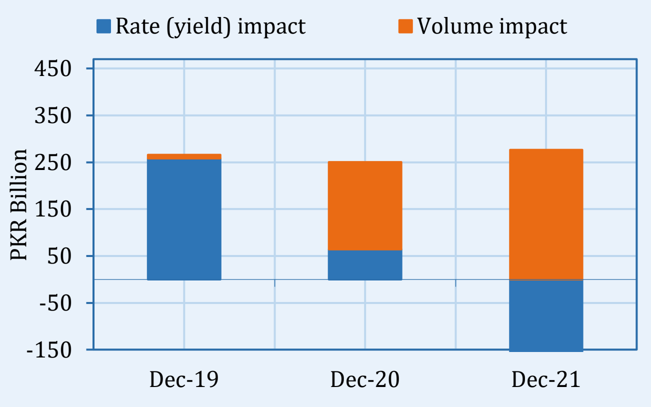

Source: SBP

[55] بہ وزن اوسط ڈپازٹ کی شرح آخر دسمبر 2021ء تک بڑھ کر 7.5 فیصد ہو گئی جو دسمبر 2020ء کے آخر میں 5.8 فیصد تھی۔ مزید برآں، بینکوں نے آگے چل کر ڈپازٹس کی لاگت میں مزید اضافے کی توقع کرتے ہوئے 2021ء کے آخر تک معین ڈپازٹس کو متحرک کرنے کی کوشش کی۔

چونکہ مجموعی رقم میں نمو کا بنیادی محرک حجم تھا، اس لیے 2021ء کے لیے اثاثوں پر منافع (ایکویٹی پر منافع بعد از ٹیکس) معمولی کمی کے ساتھ 1.7 فیصد (2020ء میں 1.8 فیصد) ہوگیا۔ تاہم، ایکویٹی پر منافع (ایکویٹی پر منافع بعد از ٹیکس) بڑھ کر 14.1 فیصد (آخر دسمبر 2020 کے 13.8 فیصد سے) ہوگیا، جس کا سبب ایکویٹی کی اساس میں سست نمو تھی (**دیکھیے سیکشن ادائیگی قرض کی صلاحیت**)۔

شعبۂ بینکاری کے خطرے کا تجزیہ

خطرۂ قرض

بینکاری کے شعبے کو درپیش مختلف قسم کے مالی خطرات میں سب سے بڑا خطرہ، خطرۂ قرض ہے کیونکہ یہ بنیادی طور پر اس شعبے کی مجموعی سرمائے کی ضروریات پوری کرتا ہے (**چارٹ 3.7**)۔

چارٹ 3.7 : بینکاری شعبے کے خطرہ بہ وزن اثاثوں کے اجزائے ترکیبی

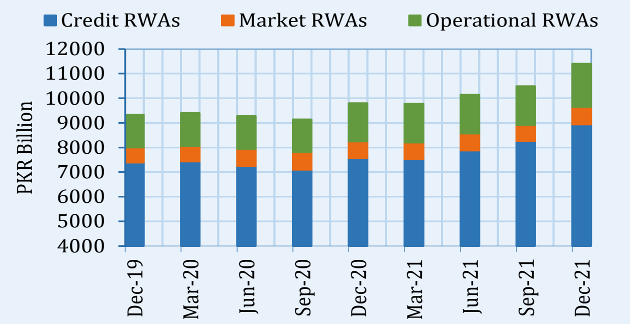

Source: SBP

اثاثوں کے معیار کے اظہاریے شعبۂ بینکاری کے خطرۂ قرض کے خاکے میں نمایاں بہتری کے عکاس ہیں---

بینکاری کے شعبے کا خطرۂ قرض 2021ء کے دوران کمزور رہا۔ غیر فعال قرضوں کے اسٹاک میں 2020ء میں 8.9 فیصد اضافے کے مقابلے میں یہ 2021ء میں 3.8 فیصد بڑھا۔ پچھلے تین برسوں میں غیر فعال قرضوں میں مسلسل کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ غیر فعال قرضوں میں محدود اضافے اور قرضوں میں مضبوط نمو کے نتیجے میں خام غیر فعال قرضوں کا تناسب آخر دسمبر 2021ء تک گھٹ کر 7.9 فیصد پر آگیا جو ایک سال پہلے 9.2 فیصد تھا۔ اہم بات یہ ہے کہ درج شدہ خام غیر فعال قرضوں کا تناسب پچھلے سات برسوں میں کم ترین تھا (**چارٹ 3.8**)۔ چونکہ بینکوں نے نئے غیر فعال قرضوں کے بہاؤ سے زیادہ تموین کی رقوم مختص کی تھیں، اس لیے غیر فعال قرضوں کے تموین کی کوریج کا تناسب بہتری کے ساتھ 91.2 فیصد (2020ء میں 88.3 فیصد) ہو گیا، اور خالص غیر فعال قرضوں اور خالص قرضوں کا تناسب گزشتہ سال کے 1.2 فیصد سے کم ہو کر 0.72 فیصد پر آگیا۔ اس کے مطابق، قرضوں کے قانونی چارہ جوئی کے جزدان سے بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے جزدان کو لاحق خطرات میں مزید کمی آگئی کیونکہ سرمائے کی ضرر پذیری (خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے) کا تناسب آخر دسمبر 2020ء کے

چارٹ3.8: اثاثوں کے معیار کے اظہاریے

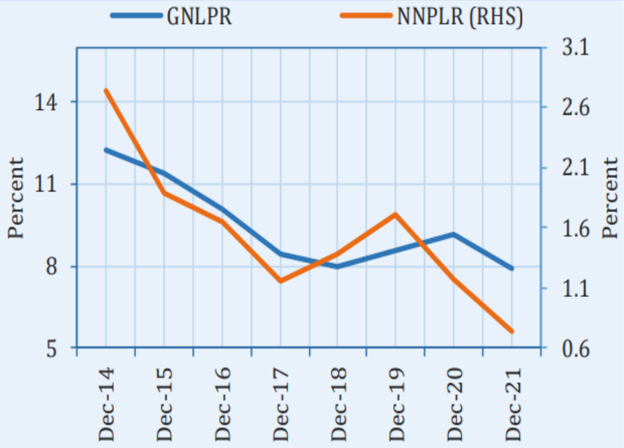

Source: SBP

5.3 فیصد سے کم ہو کر دسمبر 2021ء تک 4.0 فیصد رہ گیا۔

غیر فعال قرضوں کا بہاؤ توانائی کے شعبے میں مرتکز تھا---

غیر فعال قرضوں میں 31 ارب روپے (2020ء میں 68 ارب روپے) کا اضافہ ہوا۔ شعبہ وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ غیر فعال قرضوں (این پی ایلز) کے مجموعی بہاؤ میں اضافہ بنیادی طور پر توانائی کے شعبے سے ہوا جس کے غیر فعال قرضوں میں زیر جائزہ سال (**چارٹ 3.9**) کے دوران 20 ارب روپے کا اضافہ دیکھا۔ نیز، غیر فعال قرضوں میں ہونے والا ایک تہائی اضافہ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے باعث بیرون ملک غیر فعال قرضوں کے بڑھنے سے ہوا۔[56]

دیگر شعبوں کے علاوہ غیر فعال قرضوں میں سب سے زیادہ سکڑاؤ ٹیکسٹائل اور زرعی کاروبار کے شعبوں میں دیکھا گیا۔ 2021ء کے دوران ٹیکسٹائل کے شعبے کی جانب سے مضبوط کارکردگی کا تسلسل اثاثوں کے معیار کے صحت مند محرکات کو ظاہر کرتا ہے۔[57] زرعی کاروبار کے شعبے کے غیر فعال قرضوں میں پچھلے سال کے مقابلے میں سکڑاؤ بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک کے ضوابط کی تعمیل اور قرضوں کی بازیابی کی بہتر کوششوں کی بدولت ممکن ہوا۔[58]

[56] 2021ء میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 9.4 فیصد کمی واقع ہوئی۔

[57] ٹیکسٹائل کی برآمدات میں 2021ء کے دوران 32.4 فیصد اضافہ ہوا۔

[58] زرعی قرضوں کے محتاطیہ ضوابط۔

چارٹ 3.9 : غیر فعال قرضوں کا شعبہ وار بہاؤ

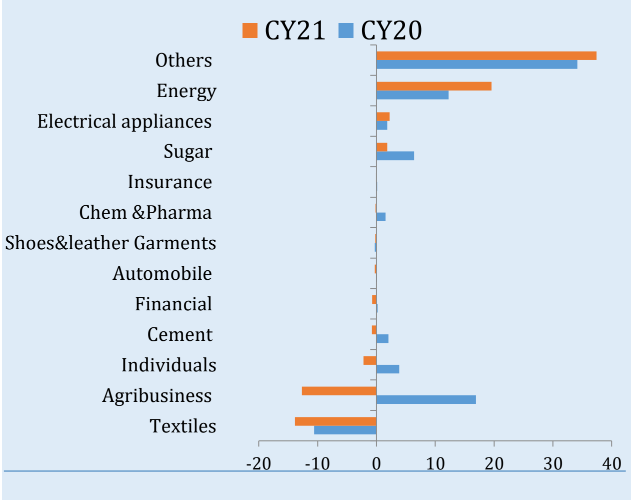

غیر فعال قرضوں کی سست رفتار کا محرک قرض لینے والوں کی قرض واپسی کی صلاحیت میں بہتری تھی---

ملکی معیشت 2020ء میں دوبارہ کھلنے کے بعد 2021ء میں ترقی کرتی ہوئی بحالی کے مرحلے میں داخل ہو گئی۔ اس کی عکاسی بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں متاثر کن نمو اور پرجوش کاروباری توقعات سے ہوتی ہے جو کاروباری اعتماد کے اشاریے سے ظاہر ہے۔ 20 ستمبر 2021ء تک مسلسل کم شرح سود معاشی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے کلیدی عوامل میں سے ایک رہی۔ نتیجتاً، تازہ ترین دستیاب اعدادوشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2021ء میں کارپوریٹ شعبے کی آمدنی (بعد از ٹیکس) میں 46.5 فیصد (سال بسال بنیادوں پر) اضافہ ہو گیا (**دیکھیے باب 7: کارپوریٹ کا شعبہ**)۔

منافع میں اضافے کا نتیجہ کارپوریٹ کے شعبے میں قرض واپس کرنے کی صلاحیت میں بہتری کی صورت میں نکلا، کیونکہ شرح سود کی کوریج کا تناسب[59] دسمبر 21ء تک بڑھ کر 8.2 گنا ہو گیا جو دسمبر 20ء میں 7.8 گنا تھا (**دیکھیے باب 7**)۔ اس کی عکاسی وبا سے متعلق اعانتی اقدامات کے تحت مؤخر / تنظیم نو شدہ قرضوں کی وصولی کی شرح سے بھی ہوتی ہے: یہ آخر دسمبر 2021ء تک 90.1 فیصد رہا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ 2021ء کے دوران سازگار کلی معاشی ماحول کی وجہ سے شعبۂ بینکاری کے خطرے کے احساسات میں بہتری آئی کیونکہ عمومی تموین میں 14 ارب روپے کی کمی ہوئی جبکہ پچھلے برس 47 ارب روپے کا اضافہ دیکھنے میں آیا تھا۔[60]

بڑے قرض گیروں (یعنی قرض گیروں کے سرفہرست 30 گروپوں) کے محرکات اور بینکوں کی خطرے کے لحاظ سے ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے بینکوں کے خطرۂ قرض کے جز دان کے مزید تجزیے سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ ان گروپوں کی قرضہ جاتی ساکھ میں اضافہ ہوا ہے، کیونکہ ان کی قرض دہندہ خطرے کی درجہ بندی (او آر آر) میں بہتری آ گئی اور 2021ء میں بیشتر سرفہرست قرض گیروں کے مالی اظہاریے بہتر ہو گئے۔ مزید برآں، عام طور پر بینک بڑی اور بہتر درجہ بندی والی کارپوریشنوں کو قرض دینے کو ترجیح دیتے ہیں جس کی عکاسی بیرونی درجہ بندی کے حامل انکشافات میں بتدریج اضافے سے بھی ہوتی ہے جو ایسی مستحکم فرموں کی نمائندگی کرتی ہے جن کا کاروباری ریکارڈ اچھا ہے اور ان کے اندرونی کنٹرولز اور نظم و نسق کے طریقے مضبوط ہیں (**دیکھیے باکس 6.1**)۔

خطرۂ سیالیت

اعلیٰ معیار کے وافر سیال اثاثوں کے تحویل میں ہونے کی وجہ سے بینکوں کی سیالیت کا خاکہ مزید مضبوط ہو گیا---

بینکوں کی سیالیت کا خاکہ اطمینان بخش سطح پر رہا، کیونکہ ان کے اثاثہ جات کا بڑا حصہ سیال اور خطرے سے پاک ریاستی تمسکات کی شکل میں تھا۔ 2021ء کے دوران بینکوں کی تحویل میں اوسطاً 69.3 فیصد ریاستی تمسکات دستیاب برائے فروخت، 4.8 فیصد محفوظ برائے تجارت اور 9.8 فیصد محفوظ تا عرصیت کے زمرے میں تھے۔ 2021ء کے دوران حکومتی تمسکات کی تحویل میں قابل ذکر نمو کے ساتھ سیالیت کے بیشتر اظہاریوں میں سال کے دوران مزید بہتری دیکھی گئی (**چارٹ 3.10**)۔

چارٹ 3.10 : سیالیت کے اظہاریوں کا رجحان

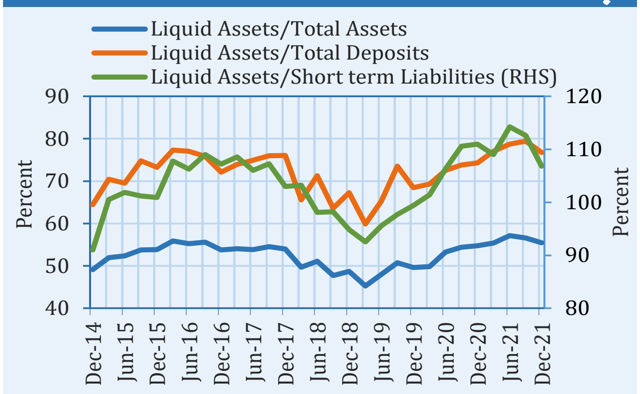

Source: SBP

اگرچہ 2021ء کے آخر میں کچھ اظہاریوں میں معمولی کمی دیکھی گئی، لیکن اس کے باوجود بینکوں کی تحویل میں موجود اثاثے ان کے قلیل مدتی واجبات کو پورا کرنے کے لیے کافی تھے۔ سیال اثاثوں کے خاصی مقدار میں ہونے کی عکاسی اس حقیقت سے بھی ہوتی ہے کہ بینکاری کا شعبہ وافر مقدار میں تمسکات کے ساتھ بازل سوم کی سیالیت کے معیارات کے

[59] ICR = EBIT/مالی اخراجات۔

[60] تموین کے کل اخراجات 2021ء میں 52 ارب روپے جبکہ 2020ء میں 112 ارب روپے تھے۔ تموین کے مجموعی اخراجات میں یہ کمی عمومی تموین میں کمی کی وجہ سے ہوئی۔

متحرک تقاضوں کو پورا کر رہا تھا، یعنی ایل سی آر کو 100 فیصد (2020ء میں 226 فیصد) کی حد کے مقابلے میں 215 فیصد پر برقرار رکھا گیا۔ اسی طرح، طویل مدتی سیالیت کے خاکے کے لحاظ سے مجموعی این ایف ایس آر 168 فیصد (100 فیصد تقاضے کے مقابلے میں) بھی محفوظ زون میں تھا۔ بینکاری شعبے کا جامع تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ تمام بینکوں نے 2021ء میں کم از کم ایل سی آر اور این ایف ایس آر کی ضرورت کو پورا کیا (**چارٹ 3.11** اور **چارٹ 3.12**)۔

چارٹ 3.11 : سیالیت کا بینک وار تناسب: 2021ء

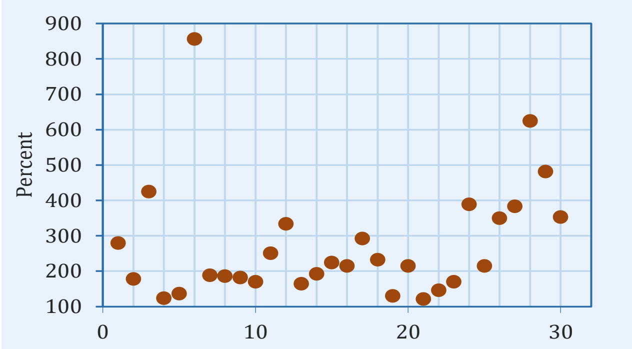

Source: SBP

2021ء کے دوران ڈپازٹس میں صحت مند اضافہ ہوا اور اسٹیٹ بینک نے پھر بھی اپنے بازار زر کے سودوں اور ری فنانس اسکیموں کے ذریعے مارکیٹ کی سیالیت کو اعانت فراہم کی۔۔۔

اگرچہ 2021ء میں ڈپازٹس میں صحت مند اضافہ درج کیا گیا (2020ء میں 2.6 ٹریلین پاکستانی روپے کی نمو)، تاہم اسٹیٹ بینک کو مارکیٹ کی سیالیت کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بازار زر کے سودوں کے ذریعے ضروری مدد فراہم کرنی پڑی۔ قرض گیری کے ذریعے اثاثوں کا اوسطاً تناسب 2021ء کے دوران بڑھ کر 15.6 فیصد ہو گیا، جو 2020ء کے دوران 12.9 فیصد تھا۔[61] قرض گیری میں 1.5 ٹریلین روپے اضافے میں سے تقریباً 51 فیصد اضافہ اسٹیٹ بینک (بشمول ریپو قرضے) سے لیے گئے قرضوں پر مشتمل ہے۔

کم لاگت ڈپازٹس جمع کرنے کی بینکوں کی صلاحیت کے سبب 2021ء کے آخر میں پالیسی ریٹ میں فنڈز کی وجہ سے لاگت میں معمولی اضافہ دیکھا گیا۔۔۔

مارکیٹ میں فنڈز کی طلب اور رسد میں نمایاں فرق کی عکاسی بینکوں کے فنڈز کی لاگت سے ہوتی ہے۔ وبا کی وجہ سے سازگار زری پالیسی کے تناظر میں بینکاری کے شعبے نے 2020ء کے دوران اور 2021ء کے بیشتر حصے میں فنڈز کی اوسط لاگت میں زبردست کمی

چارٹ 3.12: بینک وار خالص مستحکم فنڈنگ کا تناسب: 2021ء

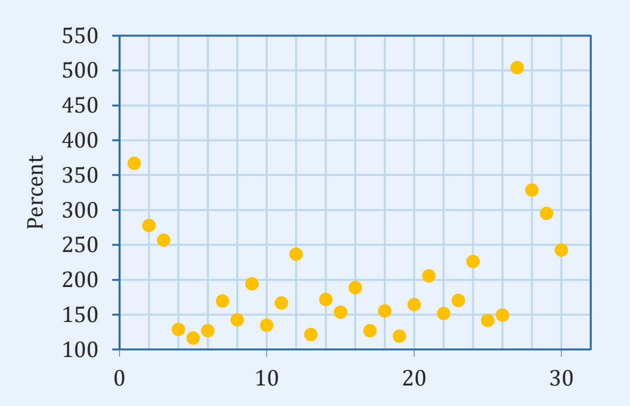

Source: SBP

سے فائدہ اٹھایا۔ 2021ء کے آخر میں اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں اضافے نے فنڈز کی اوسط لاگت پر دباؤ ڈالا۔ تاہم بینک کم لاگت کے ڈپازٹس کی حکمت عملی بنانے میں کامیاب رہے، جس سے 2021ء کے دوران مجموعی ڈپازٹس میں 40.3 فیصد اضافہ غیر منافع بخش ڈپازٹس پر مشتمل تھا، لہٰذا، تقریباً 6.0 فیصد پر فنڈز کی اوسط لاگت میں نمایاں اضافہ نہیں دیکھا گیا (**چارٹ 3.13**)۔

چارٹ 3.13: درج ذیل رجحان میں اوسط لاگت۔۔۔۔

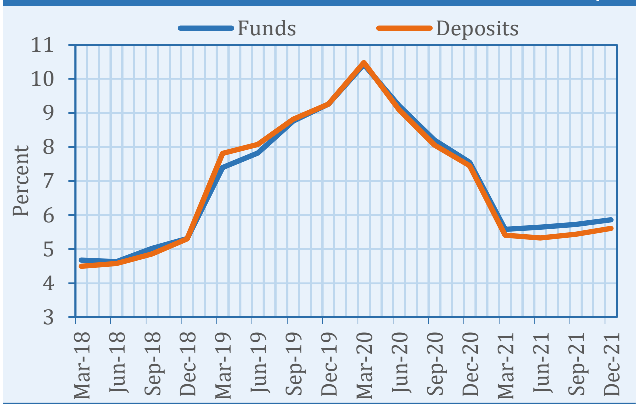

Source: SBP

اثاثوں کی عرصیت کے خاکے میں بہتری آ گئی ، تاہم بینکوں نے اعلیٰ معیار کے سیال اثاثوں کے وافر اسٹاک کی وجہ سے عرصیت کا مناسب خاکہ برقرار رکھا۔۔۔

طویل مدتی بانڈز کے اسٹاک اور معین سرمایہ کاری قرضوں میں اضافے کے ساتھ اثاثوں کی اوسط عرصیت بڑھ گئی اور ایک سال سے زائد مدت میں عرصیت کا فرق پچھلے سال کے مقابلے میں مزید بڑھ گیا۔ اگرچہ تین ماہ سے ایک سال کی مدت میں عرصیت مکمل کرنے والے اثاثوں اور واجبات کے درمیان منفی فرق وسیع ہو گیا، تاہم اعلیٰ معیار کے

[61] سہ ماہی کے اختتامی تناسب کا اوسط

سیال اثاثوں کا وافر ذخیرہ اور سیالیت کی بفرز کی بدولت ، مضبوط ایل سی آر سیالیت کی اطمینان بخش پوزیشن کا عکاس تھا(**چارٹ 3.14**)۔

چارٹ 3.14: فرق (اثاثے۔واجبات) بلحاظ مجموعی اثاثوں کا تناسب

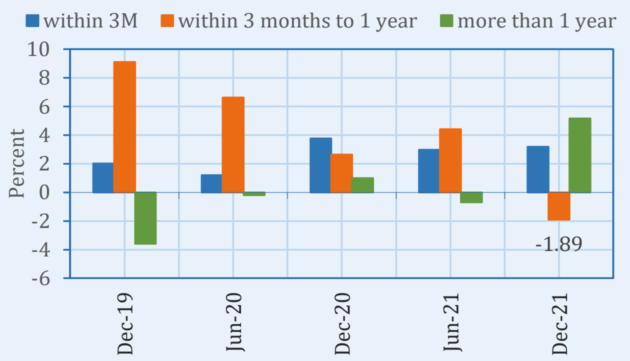

Source: SBP

بینکوں کے پاس سیالیت کے دھچکے جذب کرنے کے لیے کافی گنجائش موجود ہے ---

اسٹیٹ بینک کی حساسیت (دباؤ کی جانچ) کے جائزے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ بینکوں کی سیالیت کی پوزیشن مختلف انتہائی فرضی دھچکوں کے مقابلے میں لچکدار رہنے کی توقع ہے (**جدول 3.1**)۔

مارکیٹ کا خطرہ

پاکستان کے شعبۂ بینکاری کے لیے مارکیٹ کا خطرہ نسبتاً کم ہے، کیونکہ مارکیٹ کے خطرے کے لیے سرمایہ چارج بینکوں کی مجموعی ضوابطی ضروریات کے 6.2 فیصد ہے۔

جدول 3.1: سیالیت کے دھچکوں کے لیے بینکاری نظام کی دباؤ کی جانچ کے نتائج

پوزیشن آخر دسمبر 2021ء کی بنیاد پر (غیر آڈٹ شدہ)

سیالیت کے دھچکے	بغیر سیالیت بینکوں کی تعداد۔دن		
	3دن	4دن	5دن
ایل۔1 صارفی ڈپازٹس نکلوانا، مسلسل پانچ دن بالترتیب 2 فیصد، 5 فیصد، 10 فیصد، 10 فیصد اور 10 فیصد	0	0	1
	ایک دن	2دن	3دن
ایل۔2 تھوک ڈپازٹس نکلوانا اور غیر محفوظ قرض گیری مسلسل تین دن بالترتیب 10 فیصد، 20 فیصد اور 50 فیصد	0	0	2
	بینکوں کی تعداد ایل سی آر<1		
ایل۔3 سیالیت کی کوریج کو دھچکا، حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریوں کی قدر پر 20 فیصد ہیئر کٹ کا اطلاق کرکے	4		

ماخذ: بینک دولت پاکستان

شرح سود کے خطرے کا بنیادی محرک زری پالیسی میں تبدیلیاں تھیں ، جبکہ بینکوں نے اپنے اثاثوں اور واجبات کے انتظام کی حکمت عملیوں کو اس سے ہم آہنگ کیا ---

2021ء کے آخر میں اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 275 بی پی ایس تک اضافہ ہوا، اور 2021ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران خط یافت میں قابل ذکر تبدیلی درج کی گئی (**چارٹ 3.15**)۔ اس تبدیلی نے بینکوں کی آمدنی اور نرخ کے لحاظ سے حساس اثاثوں پر اثرات مرتب کیے۔

چارٹ 3.15 : خطِ یافت

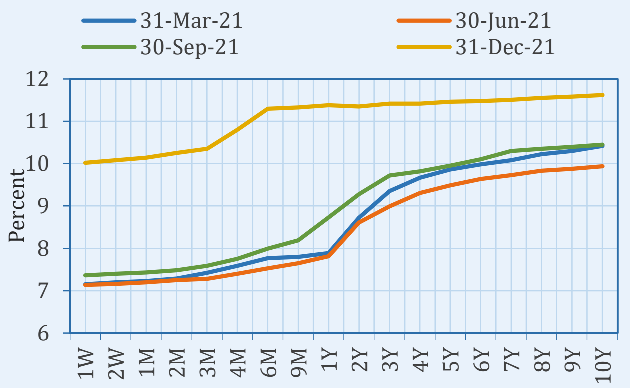

Source: MUFAP

تاہم، بینکوں نے شرح سود کے کسی بھی اہم دھچکے کو برداشت کرنے کے لیے اثاثوں اور واجبات کے انتظام کی مؤثر حکمت عملی اختیار کی۔ بینکوں کے نرخ حساس اثاثوں اور واجبات میں 2021ء کے آخر تک 3 ماہ سے زیادہ عرصیت کی باسکٹ میں مجموعی فرق صرف تقریباً 11 فیصد تھا، جو شرح سود میں تبدیلیوں کے لیے بینکوں کے خالص اثاثوں کی نسبتاً کم حساسیت کی نشاندہی کرتا ہے (**چارٹ 3.16**)۔ واضح رہے کہ وقت گزرنے کے

چارٹ 3.16: فرق (نرخ حساس واجبات۔نرخ حساس اثاثے) بلحاظ مجموعی اثاثوں کا تناسب

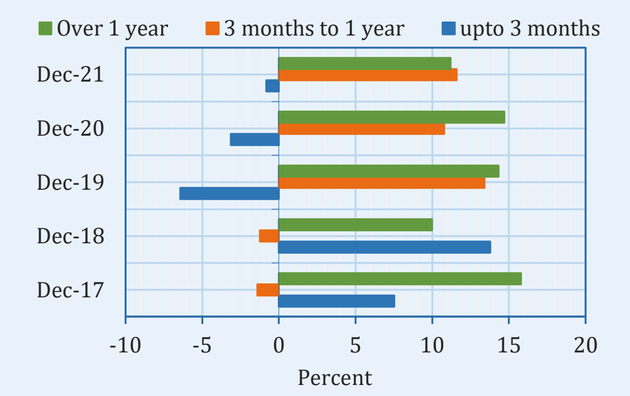

Source: SBP

ساتھ ساتھ بینک اپنی سرمایہ کاریوں کے اسٹاک میں رواں شرح پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز کا تناسب بڑھا کر سود کی شرحوں (یعنی اپنے نرخ حساس اثاثوں کی میعاد) میں تبدیلی کے لحاظ سے اپنی حساسیت کو کم کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔

شرح سود کے خطرے کے مقابلے میں بینک کافی لچکدار ہیں ---

مزید برآں، بینکوں کے نرخ حساس اثاثوں کا بڑا حصہ سرکاری تمسکات پر مشتمل ہے جو اوسطاً 2021ء کے دوران ان کے مجموعی اثاثوں کی بنیاد کا تقریباً 45 فیصد تھا اور ان میں بیشتر کی درجہ بندی دستیاب برائے فروخت اور محفوظ برائے تجارت کے طور پر کی گئی تھی (**چارٹ 3.17**)۔

چارٹ 3.17: مجموعی اثاثوں میں سرمایہ کاریوں کا حصہ

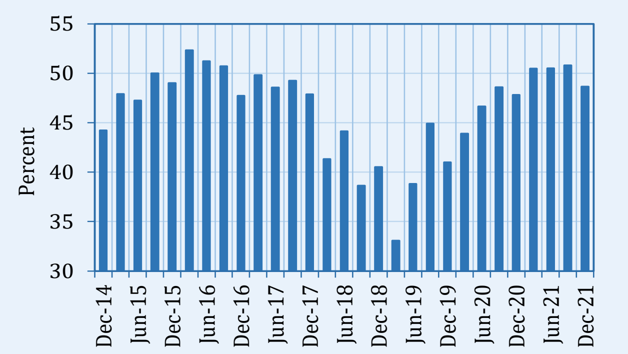

Source: SBP

یہ سرکاری تمسکات وافر سیالیت کی فراہمی اور آمدنی کا مستحکم ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ بینکوں کو شرح سود میں تبدیلیوں کے مقابلے میں کمزور کر دیتے ہیں۔ تاہم نرخ حساس اثاثوں کی عرصیت / نرخوں کے دوبارہ تعین کی مختصر مدت، خصوصاً سرکاری تمسکات (جو بنیادی طور پر قلیل مدتی ایم ٹی بیز اور رواں شرح پی آئی بیز پر مشتمل ہیں)، اور گہری اور فعال ثانوی مارکیٹ کی وجہ سے شرح سود میں تبدیلی کے مقابلے میں بینکوں کی مجموعی حساسیت کم ہے۔ اس تصور کی توثیق شرح سود کے خطرے کے لیے نسبتاً کم سرمایہ چارج

چارٹ 3.18 : مارکیٹ خطرہ بہ وزن اثاثوں اور سرمایہ چارج کے اجزا

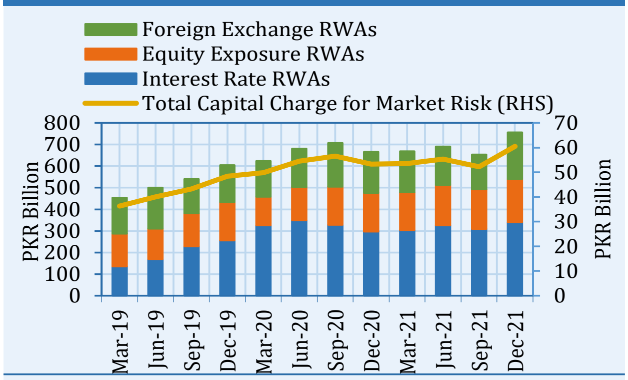

Source: SBP

سے بھی ہوتی ہے (**چارٹ 3.18**)، حالانکہ گزشتہ ڈیڑھ سال کے دوران سرکاری تمسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ حساسیت کے تجزیے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ اگرچہ بینکاری کے شعبے کو اپنی مجموعی شرح کفایت سرمایہ میں کمی کا سامنا ہے (آخر دسمبر 2021ء کے 16.7 فیصد سے 15.2 فیصد تک)، سود کی شرحوں کو شدید لیکن فرضی دھچکے یعنی خط یافت میں 300 بی پی ایس اضافے (10 سال تک کی عرصیتوں) کی صورت میں زیادہ تر بینک کم از کم شرح کفایت سرمایہ کی ضرورت کو پورا کرتے رہتے ہیں۔ مجموعی بنیادوں پر مضبوط سرمائے کی سہولت کی وجہ سے بینکاری کے شعبے میں شرح سود کے کسی بھی شدید دھچکے کو برداشت کرنے کی خاصی صلاحیت موجود ہے (**جدول 3.2**)۔

زرمبادلہ کے خطرے کا بنیادی محرک بیرونی کھاتے کا دباؤ اور اس کے نتیجے میں شرح مبادلہ میں کمی تھا۔ تاہم، شرح مبادلہ کے خطرے سے متعلق بینکوں کا اکتشاف قابو میں رہا ---

2021ء میں پاکستانی روپے کی قدر میں 9.4 فیصد (2020ء میں قدر 3.1 فیصد گری تھی) کمی ہوئی۔ تاہم، سال کے دوران مساوات میں دو مختلف مراحل دیکھے گئے: 31 دسمبر 2020ء اور 7 مئی 2021ء کے درمیان پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ میں 5 فیصد اضافہ ہوا، اور اس کے بعد 07 مئی اور 31 دسمبر 2021ء کے درمیان 13.7 فیصد کمی ہوئی۔ زرمبادلہ کے اکتشاف کی حد کے سخت ضوابطی تقاضوں کی وجہ سے بینک کافی حد تک زرمبادلہ کے خطرے سے محفوظ رہے، اور 2021ء کے دوران بینکاری کے شعبے کی خالص اوپن پوزیشن خاصی نچلی سطح پر رہی (**چارٹ 3.19**)۔

چارٹ 3.19: محدود اوپن پوزیشن شرح مبادلہ میں تبدیلی پر کم حساسیت کی عکاس ہے

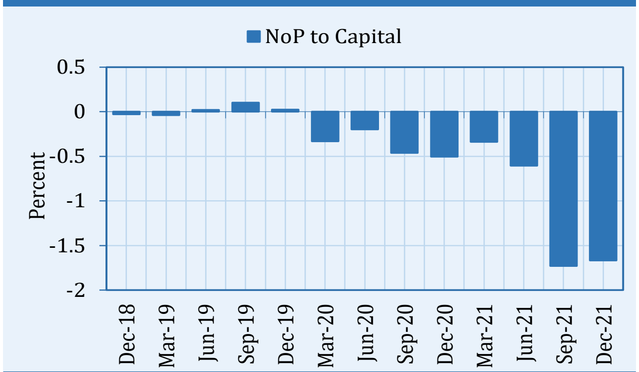

Source: SBP

دراصل بینکوں میں شرح مبادلہ کے دھچکوں کو برداشت کرنے کی خاصی لچک موجود ہے جس کی عکاسی حساسیت کے تجزیے (دباؤ کی جانچ) کے نتائج سے بھی ہوتی ہے۔ دسمبر 2021ء تک پاکستانی روپے کی قدر میں 30 فیصد کی شدید مفروضہ کمی کے بعد بھی بینکوں کی مجموعی شرح کفایت سرمایہ میں صرف 3 بی پی ایس کی معمولی بہتری آتی ہے اور کوئی بھی بینک ایسا نہیں ہے جو کم از کم سرمائے کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہ ہو۔

جدول 3.2: بینکاری نظام میں دباؤ کی جانچ کے نتائج

پوزیشن، آخر دسمبر 2021ء پر مبنی (غیر آڈٹ شدہ)

	دھچکے کی تفصیلات		*شرح کفایت سرمایہ کے حامل بینکوں کی تعداد			
			0> فیصد	0< فیصد تا 8 فیصد	8 فیصد تا 11 فیصد	11.5< فیصد
	دھچکے سے پہلے کی پوزیشن		3	0	0	29
			شرح کفایت سرمایہ کے حامل بینکوں کی تعداد			
	مارکیٹ کے دھچکے		0> فیصد	0< فیصد تا 8 فیصد	8 فیصد تا 11 فیصد	11.5< فیصد
آئی آر۔1	خط یافت میں اوپر کی سمت متوازی منتقلی۔ تمام عرصیتوں کے تمسکات میں 300 بیسس پوائنٹس تک شرح سود میں اضافہ	مفروضاتی	3	1	2	26
آئی آر۔2	اوپر کی جانب منتقلی کے ساتھ خط یافت کا جھکاؤ، شرح سود میں اضافے کے ذریعے، 3 مہینے، 6 مہینے، ایک سال، 3 سال، 5 سال اور 10 سال کی عرصیتوں کے لیے، زیادہ سے زیادہ تاریخی سہ ماہی اضافے کے مساوی	تاریخی	3	1	2	26
آئی آر۔3	نیچے کی جانب منتقلی کے ساتھ خط یافت کا ہموار ہونا، شرح سود میں کمی کے ذریعے، 3 مہینے، 6 مہینے، ایک سال، 3 سال، 5 سال اور 10 سال کی عرصیتوں کے لیے، زیادہ سے زیادہ تاریخی سہ ماہی اضافے کے مساوی	تاریخی	3	0	3	26
آئی آر۔4	شرح سود میں 100 بی پی ایس اضافے کا صرف سرمایہ کاری جزدان پر اثر	مفروضاتی	3	0	2	27
ای آر۔2	پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ میں 15.9 فیصد تک کمی، ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں بلند ترین تاریخی سہ ماہی کمی کے مساوی	تاریخی	3	0	0	29
ای آر۔3	پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ میں 7.0 فیصد اضافہ، ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں بلند ترین تاریخی سہ ماہی کمی کے مساوی	تاریخی	3	0	0	29
ای کیو۔1	عمومی ایکویٹی قیمتوں میں 41.4 فیصد تک کمی، اشاریے میں زیادہ سے زیادہ کمی کے مساوی	تاریخی	3	0	2	27
ای کیو۔2	عمومی ایکویٹی قیمتوں میں 50 فیصد تک کمی	مفروضاتی	3	0	2	27

ماخذ: بینک دولت پاکستان

2021ء کے آخر میں ایکویٹی کی قیمتوں میں قابل ذکر کمی ہوئی، تاہم بینک بڑی حد تک محفوظ رہے۔۔۔

ایکویٹی مارکیٹ میں گزشتہ سال کے مقابلے میں 2021ء میں عمومی غیر یقینی صورتِ حال اور اتار چڑھاؤ میں کمی کے باوجود کچھ تناؤ دیکھا گیا۔ خصوصاً سال کی دوسری ششماہی میں غیر یقینی صورتِ حال اور اتار چڑھاؤ بڑھ گیا۔[62] 2021ء کے دوسرے حصے میں افراط زر اور جاری کھاتے کے خسارے میں اضافے کے پس منظر میں یکم دسمبر 2021ء کو نیلامی میں حکومتی تمسکات پر قاطع شرح سود میں نمایاں اضافے کے ساتھ مارکیٹ میں 3 دسمبر 2021ء کو نشانیہ ایکویٹی اشاریے (کے ایس ای 100) میں 2,135 پوائنٹس (4.7 فیصد) کی کمی دیکھی گئی۔ تاہم، اس طرح کی کمی کے ساتھ ساتھ سال کے دوران اتار چڑھاؤ کے مختلف ادوار نے شعبۂ بینکاری کے استحکام کے بارے میں کسی قسم کے خدشات پیدا نہیں کیے۔ ایکویٹی اسٹاک تحویل میں رکھنے کی نسبتاً سخت ضوابطی حدود کی وجہ سے بینکوں کا انکشاف کافی حد تک محدود رہا۔ مثلاً، حصص میں سرمایہ کاری کا حصہ معمولی تقلیدی بینکوں کی کل سرمایہ کاری کا 1.5 فیصد (مجموعی اثاثوں کا 0.7 فیصد) اور یہ دسمبر 2021ء تک ان کے کل اہل ضوابطی سرمائے کا صرف 11.4 فیصد بنتا ہے (**چارٹ 3.20**)۔[63]

مزید برآں، غیر مفصل تجزیے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ایکویٹی مارکیٹ میں زیادہ تر بینکوں کا انکشاف محدود تھا (**چارٹ 3.21**)۔ لہٰذا، ایکویٹی کی قیمتوں میں تبدیلی کے حوالے سے بینکاری کے شعبے کی حساسیت محدود تھی، کیونکہ حساسیت کا تجزیہ (دسمبر 2021ء کے اعداد و شمار کے مطابق) ظاہر کرتا ہے کہ ایکویٹی کی قیمتوں میں 50 فیصد کمی کے شدید فرضی دھچکے کی صورت میں اس شعبے کی مجموعی شرح کفایت سرمایہ 50 بی پی ایس کمی کے ساتھ 16.2 فیصد پر آجاتی ہے۔

[62] تفصیلات کے لیے باب 2 مالیاتی منڈیوں کا رویہ ملاحظہ فرمائیں۔

[63] محتاطیہ ضوابط میں تجویز کیا گیا ہے کہ کسی بینک کے حصص کی کل ہولڈنگ اس کے سرمائے کے 20 فیصد سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے اور کل براہ راست اور بالواسطہ انکشاف (بشمول حصص کے ذریعے محفوظ شدہ قرضہ) سرمائے کے 50 فیصد سے زیادہ نہ ہو۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے: بی پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 16 برائے 2006ء۔

چارٹ 3.20: حالیہ برسوں میں ایکویٹی اکتشاف کم ہوا ہے

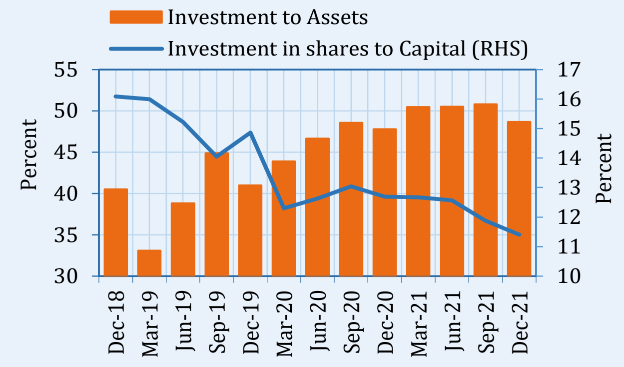

Source: SBP

چارٹ 3.21: ایکویٹی اور ضوابطی سرمائے میں بینکوں کے اکتشاف کی فریکوینسی تقسیم: آخر دسمبر 21ء

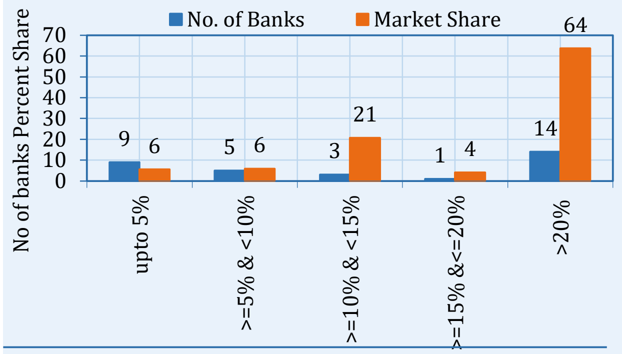

Source: SBP

آپریشنل خطرہ

بینکوں کو آپریشنل خطرے کے سرمایہ چارج میں سست نمو کا سامنا رہا ، کیونکہ سال کے دوران دھوکہ دہی کے اثرات کے عمومی خاکے میں بھی بہتری آ گئی تھی - - -

بینکاری کی صنعت کے آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثے اوسط مجموعی آمدنی میں اضافے کے مطابق بڑھے (**چارٹ 3.22**)۔ واضح رہے کہ پاکستان میں زیادہ تر بینک بنیادی اظہاریوں کے طرز فکر کا استعمال کرتے ہیں، جو آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں کا تخمینہ لگانے کے لیے خام آمدنی کو بطور پراکسی استعمال کرتا ہے۔

اس کے علاوہ، بینکاری دھوکہ دہی کی معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ 2021ء کے دوران اس طرح کے فراڈ کے حجم اور مالیت میں کافی کمی دیکھی گئی (**چارٹ 3.23**)۔ اسی طرح اسٹیٹ بینک نے منصفانہ طرز عمل اور صارفین کا تحفظ یقینی بنانے کے لیے ایک جامع فریم ورک تشکیل دیا۔ اس سلسلے میں زیر جائزہ سال کے دوران مزید اقدامات کیے گئے۔[64]

چارٹ 3.22 : آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثے اور اوسط خام آمدنی

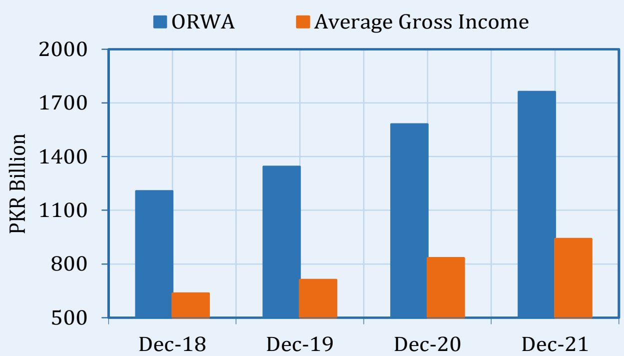

Source: SBP

واضح رہے کہ حالیہ برسوں میں سائبر سیکورٹی کا خطرہ، آپریشنل خطرے کے ایک اہم ذریعے کے طور پر ابھر کر سامنے آیا ہے۔ کووڈ19 کی وبا کے تناظر میں خصوصاً پچھلے چند برسوں کے دوران ڈیجیٹل قرضوں کی مصنوعات کے استعمال میں خاطر خواہ اضافے، اور کام اور آپریشنز کے محرکات میں تبدیلیوں بشمول گھر سے کام کے انتظامات میں اضافہ ہوا ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے سائبر سیکیورٹی کے خطرے سے نمٹنے کے لیے ایک جامع فریم ورک متعارف کرایا۔ وبائی مرض کے تناظر میں اس نے سائبر سیکیورٹی کے خطرے کے خلاف بینکاری صنعت کی لچک کو بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات کیے (دیکھیں **باکس 8.1 سائبر سیکیورٹی کا خطرہ**)۔

چارٹ 3.23 : بینکاری دھوکہ دہی

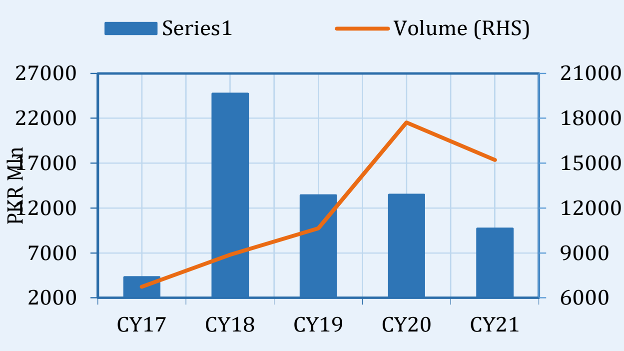

Source: SBP

[64] ضوابطی پیش رفتوں پر ضمیمہ الف ملاحظہ فرمائیں۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت

بینکاری شعبے نے معاشی سرگرمیوں میں تیزی کو تقویت دینے کے لیے قرضوں میں نمایاں اضافہ کیا، تاہم اس کے سرمائے کی بنیاد اور اہم اشاریوں میں معمولی کمی دیکھی گئی۔۔۔

زیر جائزہ سال کے دوران اثاثہ جات میں اضافے کے مقابلے میں بینکاری کے شعبے کی سرمایہ جاتی بنیاد میں کمی دیکھی گئی۔

لہٰذا، 2021ء کے آخر تک بینکاری کے شعبے کی شرح کفایت سرمایہ کم ہو کر 16.7 فیصد پر آ گئی جو ایک سال پہلے 18.6 فیصد تھی۔ تاہم، ادائیگی قرض کی صلاحیت مضبوط رہی کیونکہ درج شدہ شرح کفایت سرمایہ بالترتیب 11.5 فیصد اور 10.5 فیصد کی کم از کم مقامی اور ضوابطی ضروریات سے بہت زیادہ تھی۔ مزید برآں، شرح کفایت سرمایہ میں کمی سے معیشت میں قرضوں اور بینکاری خدمات کے بہاؤ کو بڑھا کر اقتصادی سرگرمیوں میں بحالی کی اعانت کے لیے بینکوں کے سرمائے کے بہتر استعمال کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اس شعبے نے 2021ء کے دوران منافع منقسمہ کی مد میں بلند رقوم ادا کیں، کیونکہ سال کے دوران مجموعی معاشی حالات بہتر ہو گئے تھے اور وبائی امراض کی وجہ سے پیدا ہونے والی غیر یقینی صورتِ حال کم ہوئی۔

مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ شرح کفایت سرمایہ میں نرمی مجموعی اہل سرمائے میں کمی کی وجہ سے ہوئی، جو 2021ء میں 81 ارب پاکستانی روپے تک بڑھ گیا، جب کہ 2020ء میں 232 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔

اہم بات یہ ہے کہ زیر جائزہ سال کے دوران مجموعی اہل سرمائے میں اضافہ خصوصی طور پر سطح اول کے سرمائے نے کیا جبکہ سطح دوم کے سرمائے میں کمی دیکھی گئی۔[65] سطح اول کے سرمائے کی سست رفتاری بنیادی طور پر کم برقرار آمدنی کی وجہ سے تھی۔[66] سطح دوم کے سرمائے میں کمی کا سبب حکومتی تمسکات کی یافت میں اضافے کے نتیجے میں دستیاب برائے فروخت تمسکات پر باز قدر پیمائی فوائد میں کمی ہے۔

شرح کفایت سرمایہ کے دوسرے جز مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں 2021ء کے دوران خطرۂ قرض کے بہ وزن اثاثوں میں 18.0 فیصد اضافے کی وجہ سے 16.4 فیصد کی مضبوط توسیع دیکھی گئی۔

خطرۂ قرض کے بہ وزن اثاثوں کا بڑھنا زیر جائزہ سال میں قرضوں میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ بہر حال، درجہ بندی کے حامل کارپوریٹ قرض گیروں کو قرض دینے میں بینکوں کا بڑھتا ہوا انکشاف ان کی جانب سے قدرے محتاط طرز فکر کو ظاہر کرتا ہے کہ ایسے قرض گیروں کو قرضے دیے جائیں جو بہتر قرضہ جاتی ساکھ کے حامل ہوں اور ان کے نظم و نسق کا مناسب طریقہ کار موجود ہے (**چارٹ 3.24**)۔ یہ شعبۂ بینکاری کے قرض دینے کے معیار میں مسلسل بہتری کو ظاہر کرتا ہے۔

چارٹ 3.24 : بینکوں کا درجہ بندی قرضہ جاتی اور غیر قرضہ جاتی انکشاف

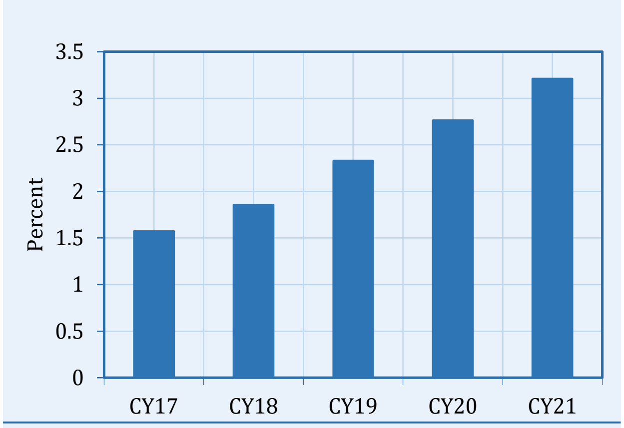

Source: SBP

جیسا کہ پچھلے سیکشنوں میں بحث کی جا چکی ہے کہ مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں کے دیگر دو اجزا خطرۂ منڈی بہ وزن اثاثوں اور آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں میں بالترتیب 6.5 فیصد اور 12.9 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔[67]

شعبۂ بینکاری کی خطرہ جذب کرنے کی صلاحیت برقرار ہے۔۔۔

حساسیت کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ عمومی طور پر شعبۂ بینکاری کے پاس مختلف مفروضہ لیکن معقول منظرناموں کے تحت اہم خطرے والے عوامل یعنی قرضہ، مارکیٹ اور آپریشنل خطرات کے کسی بھی شدید دھچکے کو برداشت کرنے کے لیے کافی سرمایہ موجود ہے۔

سہ ماہی کے لیے حساسیت کا تجزیہ (جزوی دباؤ کی جانچ) اور منظرنامے کا تجزیہ (کلی دباؤ کی جانچ) اسٹیٹ بینک کے ضوابطی نگرانی کے عمل کی باقاعدہ خصوصیات میں شامل ہیں۔ اس نوعیت کی جانچ میں انتہائی شدید قسم کے فرضی منظرناموں کے ممکنہ اثرات کا احاطہ

[65] ضوابطی پیش رفتوں پر ضمیمہ الف ملاحظہ فرمائیں۔

[66] برقرار رکھی ہوئی آمدنی 2021ء میں 81 ارب روپے رہی، جو 2020ء میں اسی مد میں 122 ارب روپے سے کم تھی۔ منافع میں نمایاں اضافے کے ساتھ اسٹیٹ بینک کی طرف سے منافع منقسمہ کی تقسیم پر پابندی سے 2020ء میں برقرار رکھی گئی آمدنی کو بڑھانے میں مدد ملی۔

[67] مارکیٹ اور آپریشنل خطرے پر سیکشن ملاحظہ فرمائیے۔

کیا جاتا ہے جنہیں کہانی کے واقعات سمجھا جاتا ہے جن کے وقوع پذیر ہونے کے امکانات بہت کم ہیں لیکن یہ نظامیاتی بحران پیدا کرنے کی ٹھوس صلاحیت کے حامل ہوتے ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے مالیاتی بحرانوں کو ٹالنے اور ان کا انتظام کرنے کے لیے ایک جامع نگرانی کا فریم ورک ترتیب دیا ہے اور اسے باقاعدگی سے اپ ڈیٹ کیا جاتا ہے۔۔۔

اسٹیٹ بینک کے نگرانی اور بحران کے انتظام کے فریم ورک میں وہ تمام ضروری عناصر شامل ہیں جو مالی استحکام یقینی بنانے اور مالی نظام میں بحران سے نمٹنے کے لیے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک اس فریم ورک کا مسلسل جائزہ لیتا ہے اور مارکیٹ کی حرکیات، حاصل کردہ تجربے اور ابھرتے ہوئے بہترین طریقوں کی روشنی میں اسے مضبوط بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے مجموعی نگرانی اور بحران کے انتظام کے فریم ورک کے ساتھ ساتھ اسے مزید مضبوط بنانے کے لیے حالیہ اقدامات پر ایک مختصر بحث **باکس 3.2** میں کی گئی ہے۔

پاکستانی بینکوں کا بعد از ٹیکس ایکویٹی پر منافع خصوصاً ترقی یافتہ معیشتوں کے مقابلے میں قابل ذکر حد تک بلند تھا۔ اس کے ساتھ ملکی بینکوں نے ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی منڈیوں و ترقی پذیر معیشتوں کے مقابلے میں لاگت اور آمدنی کا کم تناسب مستعدی سے برقرار رکھا۔ مزید برآں، ملک کے شعبۂ بینکاری کی جانب سے برقرار رکھی گئی سیالیت کی حفاظتی حد ابھرتی منڈیوں و ترقی پذیر معیشتوں اور ترقی یافتہ معشتوں کے مقابلے میں خاصی بلند تھیں۔